قرآنی بیان

آزادی ایک نعمت ہے

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

09-August-2024

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
9اگست،2024ء (متوقع اسلامی تاریخ،4صفر المظفر،1446ھ)
کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

آزادی ایک نعمت ہے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿..بنی اسرائیل کی غلامی اور آزادی کا واقعہ
- ✿..پاکستان اور تحریکِ آزادی
- ✿..ہم اور جشنِ آزادی
- ✿..جشنِ آزادی کیسے منائیں؟

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خُوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک بار دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مِٹا دوں گا اور 10 درجات بلند فرماؤں گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، اُن پر دُرود اور سلام ہوں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مسند امام احمد، مسند المدنیین، حدیث ابو طلحہ زید بن سہل...الخ، جلد:6، صفحہ:625، حدیث:16795۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْكَرِيْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اِذْ نَجَّیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ (پارہ:1، البقرۃ:49-50)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صلّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فِرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بہت بُرا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زِندہ چھوڑ دیتے اور اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے بڑی آزمائش تھی اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا تو ہم نے تمہیں بچالیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کر دیا۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 1، سورۂ بقرہ کی آیت:49 اور 50 سُننے کی سَعادَت حاصِل کی۔ سورۂ بقرہ کی آیت:40 سے بنی اسرائیل سے مُتَعَلِّق کلام شُروع ہوا تھا، پہلے بھی عرض کیا جاچکا ہے کہ پہلے سپارے کے تقریباً 11 رکوع بنی اسرائیل ہی سے متعلق ہیں، اِنہیں تفصیل کے ساتھ نیکی کی دعوت دی گئی، اِیمان قُبُول کرنے کا حکم دیا گیا، ان کے اِسلام کے متعلق جو جو شُبہات تھے، ان کا تفصیل سے جواب دیا گیا۔

بنی اِسرائیل کو اِیمان کی دعوت دینے کے جو مختلف اَنداز اِختیار کئے گئے، ان میں

سے ایک یہ ہے کہ ان پر اور ان کے آباء واَجداد پر جو اللہ پاک کے اِنْعامات ہوئے، اُنہیں وہ یاد دِلائے گئے اور فرمایا گیا کہ اِن نعمتوں کا شکر ادا کرو! اور اِیمان قُبُول کر کے دُنیا و آخرت کی کامیابی حاصِل کرلو! آیت:49 سے انہیں اِنْعامات کا ذِکْر شروع ہو رہا ہے۔

سب سے پہلے جس اِنْعام کا ذِکْر کیا گیا ہے، وہ بنی اسرائیل کی آزادی ہے۔ اس کا واقعہ کیا ہے؟ آیئے! پہلے وہ واقعہ سُنتے ہیں، پھر آیتِ کریمہ سُنیں گے۔

بنی اسرائیل کی غُلامی اور آزادی کا واقعہ

بنی اِسرائیل کا آبائی وطن مُلکِ شام میں کَنْعَان نامی علاقہ تھا، جب حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام مِصر تشریف لائے، یہاں آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا، اَہْلِ مِصر کو کفر و شرک سے روکا، انہیں اللہ پاک وَحْدَهٗ لَا شَرِيْك کی عِبَادت کی طرف بُلایا، اللہ پاک نے حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کو عَزِیْزِ مِصر (یعنی مِصر کے وَزِیْرِ اعظم) کا عُہدہ عطا کیا، اُس وقت کا بادشاہ بھی حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام پر اِیمان لایا اور فرمانبردار ہو گیا، اس وقت حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے والِد حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام، 11 بھائی اور باقِی اَہْلِ خانہ مِصر تشریف لائے۔

بنی اسرائیل حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اَوْلاد تھے اور مِصر کے وَزِیرِ اعظم یعنی حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے خاندان والے بھی تھے، لہٰذا مِصر میں بنی اسرائیل کی بہت عزّت تھی، ان کا مقام و مرتبہ تھا، لوگ ان کا احترام کیا کرتے تھے۔ آخر حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام نے دُنیا سے پردہ فرمایا، وقت گزرتا گیا، صدیاں گزر جانے کے بعد مِصر کی حکومت ایک نہایت مَغْرور اور سرکش شخص کے ہاتھ آئی، اس کا نام تھا: وَلِیْد بن مُصْعَب اور لقب تھا: فرعون۔ اس بدبخت نے خُدائی کا دعویٰ کیا اور بنی اسرائیل کو اپنا غُلام بنالیا۔ (1)

1... تفسیر نعیمی، پارہ:1، البقرۃ، جلد:1، صفحہ:328و370 خلاصۃً۔

گدا کو بادشاہ یا بادشاہوں کو گدا کر دے
میرے مالِک تُو جب چاہے کسی کو کیا سے کیا کر دے

یہ بھی قُدرت کی ایک عجیب نشانی ہے، اللہ پاک جسے چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے غُلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیتا ہے۔

وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ (پارہ3، آلِ عمران:26)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تُو جسے چاہتا ہے عزّت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذِلّت دیتا ہے۔

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذِلَّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مُہرِ قُدْرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

بنی اسرائیل کئی سالوں تک فِرعَون کی غُلامی میں زِندگی گزارتے رہے۔ آخر ربّ رحمٰن کو اُن کی آزادی منظور ہوئی اور اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو نبی بنا کر بھیج دیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فِرْعَون کو حق کی جو دعوت دی، بنیادی طور پر اس دعوت کے 2 موضوع تھے: (1): فِرْعَون جو خُدائی کا دعویٰ کرتا ہے، یہ اپنے اس دعوے سے توبہ کرے، بندہ ہے، بندہ بنے، اللہ پاک وَحْدَهٗ لَاشَرِيْك کے حُضُور سَر جھکائے اور اللہ پاک کی فرمانبرداری میں آجائے (2): فِرْعَون نے بنی اسرائیل کو ناحق اپنا غُلام بنا لیا ہے، اُنہیں غُلامی سے آزاد کر دے۔ قرآنِ کریم میں ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ؕ﴿۱۰۵﴾ (پارہ9، الاَعراف:105)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک میں تم سب کے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے اس دعوے پر دلائل دیئے، معجزات دکھائے، فِرْعَون کو، اس کی قوم کو سمجھایا مگر فِرْعَون ضِدّی تھا، ضِدّی ہی رہا، سرکش تھا، سرکش ہی رہا، اس کے سَر پر طاقت کا، سلطنت کا، تاج و تخت کا نشہ سُوار تھا، اس بدبخت نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نافرمانی کی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں گستاخیاں کیں، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو، بنی اسرائیل کو تکلیفیں پہنچانے کی ناپاک کوشش کی، مَعَاذَ اللہ! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہید کر دینے کے منصوبے بنائے۔ جب فِرْعَون نے تمام حدیں پار کر دیں، اپنے کفر میں بالکل ڈھیٹ ہو گیا اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے پر کسی طرح تیار نہ ہوا تو اللہ پاک نے فِرْعَون کو اس کے لشکر سمیت دریا میں غرق کر دیا اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم کا اِیندھن بَن گیا۔[1] یُوں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے میں بنی اسرائیل کو آزادی کی نعمت نصیب ہو گئی۔

آیتِ کریمہ کی وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! کفر کی غُلامی سے، غیر مسلموں، ظالموں کی غُلامی سے آزادی مِل جانا اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی انعام کا ذِکْر کرتے ہوئے رَبِّ رحمٰن نے فرمایا:

وَاِذْ (پارہ:1، البقرۃ:49) | معرفۃ القرآن: اور جب

یعنی اے بنی اسرائیل! یاد کرو...!! کیا؟

نَجَّیْنٰکُمْ (پارہ:1، البقرۃ:49) | معرفۃ القرآن: ہم نے نجات دی تمہیں۔

کس سے نجات دی؟

---

1 ... تفصیل کے لئے دیکھئے: پارہ:9، الاعراف، آیت:104 تا 137۔

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ (پارہ:1،البقرۃ:49)	معرفۃ القرآن : فرعون والوں سے۔

یعنی فرعون اور اس کی قوم سے نجات دی۔ یہ بداَنجام کیا کرتے تھے؟

یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ	معرفۃ القرآن : تمہیں پہنچاتے بُرا عذاب۔

فِرعونیوں نے بنی اسرائیل پر بہت سختیاں کر رکھی تھیں ❁ ان کے بچوں کو اپنا غُلام بنالیا تھا ❁ ان کی عورتیں فرعونی عورتوں کی خادمائیں تھیں ❁ ان کے نوجوانوں سے سخت دُشوار گزار کام کروائے جاتے تھے ❁ غریبوں پر بھاری ٹیکس مقرر تھے ❁ اسرائیلی بُوڑھے اینٹیں بناتے، فرعونیوں کے مکانات تعمیر کرتے تھے ❁ بُوڑھی عورتیں ان کے لئے سُوت کات کر کپڑا تیار کرتی تھیں، غرض کہ فرعونی بنی اسرائیل پر بڑے ظلم کرتے تھے، (1) انہیں میں سے ایک ظلم یہ تھا کہ

یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْؕ (پارہ:1،البقرۃ:49)	معرفۃ القرآن : وہ ذبح کرتے تمہارے بیٹے اور زندہ چھوڑ دیتے تمہاری عورتیں، بچیاں۔

یہ بڑی سخت مصیبت تھی کیونکہ لڑکوں کو ذبح کر دینے سے بنی اسرائیل کی نسل خطرے میں تھی، ویسے بھی مردوں کے بغیر عورتوں کی زندگی بہت دُشوار ہوتی ہے، ان کی عزّت خطرے میں رہتی ہے اور فرعونی چھوٹے بچوں کو ذَبح کرتے تھے، لہٰذا اس سے ان کی ماؤں کے دِلوں پر بھی خنجر چلتے تھے، سخت صدمے پہنچتے تھے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۴۹﴾ (پارہ:1،البقرۃ:49)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:49، جلد:1، صفحہ:369 خلاصۃً۔

یعنی اے بنی اسرائیل! فرعونیوں کے ان مظالم میں تمہارا بڑا سخت اِمتحان تھا، تم بڑی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے، پھر کیا ہوا؟ اللہ پاک نے بنی اسرائیل کی نجات کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا، آپ نے فرعون کو اِیمان کی دعوت دی، فرعون نے نہ مانی، کئی سال کی نیکی کی دعوت کے بعد آخر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے حکم سے بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات مصر سے روانہ ہوگئے، فرعون کو خبر ملی تو وہ بھی 70 ہزار کا لشکر لے کر پیچھے آگیا، اب بڑی مشکل ہوئی، سامنے دریائے نیل تھا، پیچھے فرعون کی فوج تھی، درمیان میں بنی اسرائیل تھے، ایسے مشکل وقت میں اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے موسیٰ! دریا پر اپنا عصا ماریئے! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جُونہی اپنی لاٹھی مُبارَک دریا پر ماری، فورًا دریا کا پانی دِیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا، اس کے اندر 12 رستے بن گئے، بنی اسرائیل ان رستوں سے آرام سے گزر گئے، فرعون کی فوج بھی پیچھے پیچھے دریا میں داخِل ہو گئی، ادھر بنی اسرائیل دریا کے دوسرے کنارے سے باہَر ہوئے، ادھر فرعون کی فوج دریا میں داخِل ہو گئی، اسی وقت دریا کا پانی پھر آپس میں مِل گیا اور فرعون اپنی فوج سمیت دریا کے اندر غَرق ہو گیا۔[1] اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝۵۰ (پارہ1، البقرۃ:50)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا تو ہم نے تمہیں بچا لیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کر دیا۔

یہ ایک عظیم اِنعام تھا جو بنی اسرائیل پر کیا گیا، انہیں فرعون کی غُلامی سے آزادی عطا

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیر آیت:50، جلد:1، صفحہ:123 خلاصۃً۔

فرمادی گئی۔

پاکستان اور تحریکِ آزادی

پیارے اسلامی بھائیو! ان آیات کو سامنے رکھ کر ہم اپنے متعلق ذرا غور کریں۔ ابھی چند ہی دِن کے بعد ہمارا بھی یومِ آزادی آنے والا ہے، 14 اگست 1947ء کو اللہ پاک نے ہمیں اپنا آزاد مُلک عَطا فرمایا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بنی اسرائیل کی آزادی میں اور پاکستان کی آزادی میں زمین آسمان کا فرق ہے، بنی اسرائیل کو فِرعَون سے آزاد کروانے والے اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور پاکستان کی آزادی کے لئے کوشش کرنے والے نبی نہیں تھے بلکہ انبیائے کرام علیہم السَّلَام کے غُلام اور امامُ الانبیاء، مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ماننے والے تھے، کوئی بھی غیرِ نبی ہر گز ہر گز نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، اس لئے بنی اسرائیل کی آزادی میں اور پاکستان کی آزادی میں زمین آسمان کا فرق ہے مگر بنی اسرائیل کی آزادی میں، آزادی کے بعد ان کے کردار میں ہمارے لئے عِبرت اور نصیحت ہے، اس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ❁ آزادی کہتے کسے ہیں؟ ❁ آزادی ملنے پر کیا کرنا چاہئے؟ ❁ آزادی ملنے کے بعد زِندگی کا انداز کیسا ہونا چاہئے؟

ذرا پاکستان کی تاریخِ آزادی پر نظر ڈالئے! 1857ء میں آزادی کے لئے پہلی اجتماعی اور مُنَظَّم کوشش کی گئی، اس آزادی کے لئے سب سے پہلے جنہوں نے آواز اُٹھائی وہ تھے: بہت بڑے عاشِقِ رسول، ماہِر عالِمِ دِین **حضرت عَلَّامہ فَضْلِ حق خیر آبادی** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ، آزادی کی اس پہلی کوشش میں تقریباً 22 ہزار عُلَمائے کرام شہید ہوئے۔ [1]

1… تحریکِ آزادی 1857ء میں علما کا مجاہدانہ کردار، صفحہ: 27و29 ملتقطاً۔

اس سے بھی مسلمانوں کے حوصلے پست نہ ہوئے، مسلمان مسلسل کوششیں کرتے رہے، عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام دِن رات محنت کرتے رہے ❁ صَدرُ الْاَفاضِل مولانا نعیم الدین مراد آبادی ❁ مفتی احمد یار خان نعیمی ❁ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا عبد العلیم میرٹھی ❁ مولانا دیدار علی شاہ ❁ محدثِ اعظم ہند محدث کچھوچھوی ❁ مُحَدِّث علی پُوری ❁ اَبُو الْحَسَنات سید احمد قادری ❁ عَلّامہ عبد الغفور ہزاروی ❁ عَلّامہ عبد الستار خان نیازی ❁ خواجہ قمرُ الدِّین سیالوی ❁ پیر جماعت علی شاہ ❁ پیر صاحب مانکی شریف ❁ پیر صاحب زکوڑی شریف رحمۃُ اللہِ علیہم اَجمعین اور ان کے علاوہ سینکڑوں عُلما و مَشائخ اہلسنت نے تحریک پاکستان میں خوب حِصّہ لیا[1] بَرِّ صغیر کے گوشے گوشے میں تقریریں ہونے لگیں، نظمیں پڑھی جانے لگی، مسلمانوں کے دِلوں میں پاکستان کی محبّت ڈالی گئی بلکہ عُلَمائے اہلسنت کے متعلق تو کتابوں میں یہاں تک بھی لکھا ہے کہ 1946ء میں جب تحریکِ پاکستان اپنے آخری مراحِل پر تھی، اس وقت علمائے کرام نے گھر گھر جا کر بھی دعوتیں دیں اور مسلمانوں میں ایک آزاد اسلامی مُلک کی محبّت بیدار کی۔[2]

آخر بزرگوں کی دُعائیں قبُول ہوئیں، عُلَما و مَشائخ، عوام اور مُسْلِم راہنماؤں کی کوششیں رنگ لائیں اور 14 اگست، 1947ء کو رمضانُ المبارَک کی 27وِیں شب تھی، ایسے بابرکت لمحات میں رات 12 بجے اعلان ہو گیا: اَلْحَمْدُ لله! مسلمانوں کا علیحدہ اِسلامی مُلک پاکستان وُجُود میں آ چکا ہے۔

کبریا کا لُطف تھا اور رحمتِ شاہِ زمَن | ہم کو سینتالیس میں حاصِل ہوا اپنا وَطن

1 ... تحریکِ پاکستان میں علماءِ کرام کا کردار، صفحہ: 211 تا 212 خلاصۃً۔
2 ... تحریکِ پاکستان میں علماءِ کرام کا کردار، صفحہ: 239 خلاصۃً۔

ہم پہ جِدّ و جُہدِ آزادی میں تھے سایہ فگن	اَولیائے اُمَّتِ اَحْمد، صحابہ، پنج تن
اہلسنت و الجماعت کی مقاصِد سے لگن	رَنگ کیسے لے نہ آتی، کیوں نہ مِل جاتا وطن
سینکڑوں پیروں، ہزاروں عالموں کی دوڑ دھوپ	تھی نتیجہ خیز، ہم نے لے لیا اپنا وطن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پاکستان اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ جس طرح بنی اسرائیل کو فِرعون سے آزادی ملنا ایک بڑی نعمت تھی، اسی طرح ہمیں غیر مسلم حکومتوں سے نجات ملنا بھی رَبِّ کریم کا بہت بڑا انعام ہے ❁ جیسے بنی اسرائیل اِیْمان والے تھے، فِرْعون کے زیرِ حکومت رِہ رہے تھے، اسی طرح مُغْلیہ سلطنت کے زوال کے بعد بَرِّصغیر پر غیر مسلموں کی حکومت آئی، مسلمان اِن کے زَیرِ حکومت آ گئے، اب مسلمانوں کو اِن کے بنائے ہوئے قَوانین کے مُطابِق زِندگی گزارنی پڑتی تھی، ظاہِر ہے غیر مسلم جو قانون بنائے گا وہ قرآن و سُنّت کے مُطابِق تو نہیں ہوں گے ❁ اس لئے مسلمانوں کو قرآنِ کریم پر ❁ سُنتوں پر ❁ اپنے دِین کی تعلیمات پر آزادی کے ساتھ عمل کرنے میں دُشواریاں تھیں، حکومت جب چاہتی، جس دِینی مسئلے میں چاہتی رُکاوٹ کھڑی کر دیتی تھی ❁ نماز پڑھنے میں مشکلات تھیں ❁ روزے رکھنے میں مشکلات تھیں ❁ قربانی کرنے میں دُشواریاں تھیں ❁ مسلمان قرضوں کے بوجھ تلے دبتے چلے جارہے تھے ❁ آخر جیسے بنی اسرائیل پر کرم ہوا، انہیں آزادی کی نعمت دی گئی، یونہی رَبِّ رحمٰن نے اپنے محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں بھی آزادی کی نعمت سے مالامال فرمایا اور ہمیں آزاد ملک عطا فرمادیا۔

آزادی کے بعد بنی اسرائیل کے حالات

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے بنی اسرائیل کو فرعون سے، فرعون کے ظلم و ستم سے آزادی عطا فرمائی، اب انہیں چاہئے تھا کہ یہ اللہ پاک کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرتے، اللہ پاک کے حُضُور جھک جاتے، اللہ پاک کی فرمانبر داری کرتے، اللہ پاک کے اَحْکام دل و جان سے تسلیم کر لیتے مگر بنی اسرائیل نے ناشکری کی۔

❀ جب فِرْعَون غرق ہوا، بنی اسرائیل نے اُسے غرق ہوتے خود دیکھا تھا مگر یہاں سے تھوڑا ہی آگے گئے، دیکھا: ایک قوم ہے جو جھوٹے خُداؤں کی پوجا میں مصروف ہے، شِرْک کر رہی ہے، یہ دیکھ کر بنی اسرائیل بولے:

یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌؕ (پارہ9، الاعراف:138)	**تَرجَمۂ کنزُالعِرفان :** اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنادو جیسے اِن کے لئے کئی معبود ہیں۔

اللہُ اَکبر! ابھی ایک کافِر کا اَنجام دیکھ کر آرہے ہیں اور جرأت دیکھئے کہ اللہ پاک کے نبی، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے شِرْک کی اجازت مانگ رہے ہیں۔

❀ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو تورات شریف عطا فرمانے کے لئے کوہِ طُور پر بُلایا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام 40 دِن کوہِ طُور پر تشریف فرما رہے، پیچھے سے بنی اسرائیل بھٹک گئے، سامری نام کے ایک جادُوگر نے ان کے لئے دھات کا ایک بچھڑا بنایا، بنی اسرائیل نے اس بچھڑے کو ہی خُدا مان لیا۔[1]

---

1 ... تفصیل کے لئے دیکھئے: پارہ:16، سورۂ طٰہٰ، آیت:77 تا 87۔

بنی اسرائیل کو تَوْرات شریف عطا کی گئی، انہوں نے اس پر عمل کرنے سے صاف اِنکار کر دیا، اللہ پاک نے کوہِ طُور کو جڑ سے اُٹھا کر ان کے سروں پر لٹکا دیا اور فرمایا:

خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّۃٍ وَّ اذۡکُرُوۡا مَا فِیۡہِ (پارہ1، البقرۃ:63)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان: مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو۔

اس وقت اس ڈر سے کہ کوہِ طُور ہمارے اُوپر نہ گرا دیا جائے، انہوں نے تَوْرات شریف پر عمل کرنے کا وعدہ کر لیا مگر پھر اپنے وعدے سے پھر گئے۔(1)

غرض؛ آزادی جو ایک بڑی نعمت تھی، بنی اسرائیل کو چاہئے تھا اُس کا شکر ادا کرتے مگر انہوں نے نافرمانی کی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نافرمانی کی، اللہ پاک کی کتاب تورات شریف پر عمل کرنے سے اِنکار کیا، آخر اِن پر اللہ پاک کا غضب ہوا اور ان پر ذِلَّت مُسَلَّط کر دی گئی، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

ضُرِبَتۡ عَلَیۡہِمُ الذِّلَّۃُ وَ الۡمَسۡکَنَۃُ ٭ وَ بَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ ؕ (پارہ1، البقرۃ:61)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان: ان پر ذِلّت اور غربت مُسَلَّط کر دی گئی اور وہ خُدا کے غضب کے مستحق ہوگئے۔

بنی اسرائیل پر یہ ذِلّت کیوں مُسَلَّط کی گئی، ان پر اللہ پاک کا غضب کیوں ہوا، اس کا سبب بھی اللہ پاک نے ساتھ ہی بیان فرما دیا، ارشاد ہوتا ہے:

ذٰلِکَ بِمَا عَصَوۡا وَّ کَانُوۡا یَعۡتَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان: یہ اس وجہ سے تھی کہ

(1)... تفصیل کے لئے دیکھئے: پارہ:1، البقرۃ، آیت:63تا64۔

انہوں نے نافرمانی کی اور وہ مسلسل سرکشی کر رہے تھے۔	(پارہ1، البقرۃ:61)

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت سے گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دِن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم اور ہمارے حالات

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل کے اس منفی کردار کو سامنے رَکھ کر ہم ذرا اپنے حالات کا بھی جائزہ لیں۔ اللہ پاک نے ہمیں آزاد ملک عطا فرمایا، یقیناً پاکستان رَبِّ ذِیْشان کا بہت بڑا احسان ہے مگر ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہم اس نعمت کی کتنی قدر کر پا رہے ہیں۔ ہمارے عُلَمائے کرام نے پاکستان کے لئے جو قربانیاں دِیں، تقریباً 30 لاکھ افراد شہید ہوئے،[1] یہ قربانیاں اِس لئے تھیں تاکہ ہم اسلامی تہذیب اور ثقافت (**Culture**) کو آزادی کے ساتھ اپنا سکیں، قرآنِ کریم، حدیث شریف اور اسلامی تعلیمات پر آزادی سے عَمَل کر پائیں ❁ کیا ہم اس پر پُورے اُتر رہے ہیں؟ ❁ کیا ہمارا چال چلن، ہمارے رنگ ڈھنگ، ہمارے طور طریقے اسلامی ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے نمازیں پڑھنے کے لئے بنایا گیا، کیا ہم نماز پڑھتے ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے روزے رکھنے کے لئے بنایا گیا، کیا ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے تِلاوَت کرنے، آزادی سے قرآنی تعلیمات

---

1 ... تخلیقِ پاکستان میں علماءِ اہلسنّت کا کردار، صفحہ:150۔ جمعیت اشاعت اہل سنت

پر عَمَل کرنے، آزادی سے سُنّتیں اپنانے کے لئے بنایا گیا ❁ اس لئے بنایا گیا تاکہ ہم داڑھی رکھیں تو کوئی ہم پر اعتراض نہ کرے ❁ ہم سُنّت کے مطابق لباس پہنیں تو کوئی ہماری طرف انگلی نہ اُٹھائے ❁ ہم نماز پڑھیں، عمامہ پہنیں، ہاتھ میں تسبیح اُٹھائیں تو کوئی ہم پر طنز نہ کرے ❁ ہماری مائیں بہنیں شرعی پردہ کریں، چادر اور چار دیواری میں رہیں تو کوئی انگلی نہ اُٹھائے، کوئی اس کا مذاق نہ اُڑائے۔ اِنصاف سے کہئے! کیا ہم یہ سب کرتے ہیں؟ ❁ کیا ہمارے چہرے پر سُنّت کے مطابق ایک مُٹھی داڑھی شریف ہے؟ ❁ کیا ہم سُنّت کے مطابق لباس پہنتے ہیں؟ ❁ کیا ہم اِسلامی تہذیب اور ثقافت کی تَصوِیر بن پائے ہیں؟ ❁ کیا ہماری مائیں بہنیں، بیٹیاں شریعت کے مطابق پردہ کرتی ہیں؟

اور جب کوئی عاشقِ رسول اسلامی طور طریقے اپناتا ہے تو کیا معاشرے (***Society***) میں اسے عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے؟ یا اس پر طنز کے زہریلے تیر بَرسائے جاتے ہیں؟

ہم اور جشنِ آزادی

آہ! افسوس...!! آج 77 سال ہونے کو ہیں مگر مجموعی طَور پر دیکھا جائے تو ہم پاکستان کے مقاصِد کو پُورا نہیں کر پائے، یومِ آزادی اَصل میں یومِ تَشَکُّر ہے، اللہ پاک کے حُضُور عاجِزی سے سجدہ کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا دِن ہے مگر ہمارے معاشرے میں یومِ آزادی بھی گُناہوں بھرے انداز سے منایا جاتا ہے ❁ جشنِ آزادی کے نام پر گانے چلائے جاتے ہیں ❁ میوزک بجایا جاتا ہے ❁ بے ہودہ رقص ہوتے ہیں ❁ چیخ پُکار ہوتی ہے ❁ پٹاخے پھوڑے جاتے ہیں ❁ بے ہودگی کے ساتھ باجے بجائے جاتے ہیں ❁ نوجوان گلیوں میں سڑکوں پر ہُلڑ بازی کرتے ہیں ❁ سڑکوں پر ون ویلنگ (***One Welling***) کر

کے موت کا کھیل کھیلا جاتا ہے ۞ کئی ایک نادان جو اپنے والدین کے بڑھاپے کا تنہا سہارا ہوتے ہیں، اِس وَن وِیلنگ کے نشے میں مست ہو کر موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں ۞ شرابیں پی جاتی ہیں ۞ نشہ آور اشیاء کا دِل کھول کر استعمال کیا جاتا ہے۔

آہ! افسوس...!! کیا ہمیں پاکستان اس لئے مِلا تھا؟ کیا ہمیں اس نعمت سے اس لئے نوازا گیا تھا؟

وَائے ناکامی مَتاعِ کارواں جاتا رہا | کارواں کے دِل سے اِحساسِ زِیاں جاتا رہا[1]

وضاحت: آہ! ہمارا ساز و سامان (مثلاً عزّت، ترقی، کامیابی، عروج وغیرہ) سب تباہ و برباد ہوتا جارہا ہے اور مصیبت تو یہ ہے کہ ہم نادانوں کو اس تباہی کا اِحسَاس تک نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل کو آزادی عطا کی گئی، انہوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی، اس کا شکر نہ بجالائے، اللہ پاک کی نافرمانی پر کمربستہ رہے، ان پر ذِلّت مُسَلَّط کر دی گئی، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی ناشکری کریں، آزادی کی اس نعمت کی قدر نہ کریں تو ہم پر بھی ذِلّت مسلط کر دی جائے۔ اس لئے ہمیں سنبھل جانا چاہئے۔

بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا:

میں تجھ کو بتاتا ہوں تاریخِ اُمَم کیا ہے | شمشیر و سِناں اَوّل، طاؤس و رُباب آخر[2]

وضاحت: شمشیر و سناں: تلوار اور نیزے۔ طاؤس و رُباب: یعنی ناچ گانا۔ **مطلب یہ ہے کہ**

---

1 ...کلیاتِ اقبال، بانگِ درا، صفحہ: 214۔

2 ...کلیاتِ اقبال، بالِ جبریل، صفحہ: 382۔

قومیں پہلے خواب دیکھتی ہیں، ترقی، عروج اور کامیابی کے لئے جذبہ دکھاتی ہیں، جنون ہوتا ہے، بلندی اور عروج کے لئے دِن رات محنت ہوتی ہے، تب اللہ پاک ان کی محنتوں کا صِلہ عطا فرماتا ہے، اُن کو ترقی عطا کی جاتی ہے، یہاں تک کہ قومیں بلندی و عروج میں ستاروں تک جا پہنچتی ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے کہ لوگ اللہ پاک کی نعمت بھول جاتے ہیں، غرور اور تکبُّر اُن کے سَر چڑھتا ہے، گُناہ، نافرمانی، عیاشی، فضولیات میں حَدّ سے بڑھتے ہیں، تب اُن پر اللہ پاک کا غضب نازِل ہوتا ہے اور انہیں پھر سے تنَزُّلی کے گہرے گڑھے میں گرادیا جاتا ہے۔ قوموں کی یہی تاریخ ہے۔

یاخدا! پاک وطن کی تُو حفاظت فرما
فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما
اس کو تُو قَلْعۂ اسلام بنا دے یاربّ!
میرے پیارے وطنِ پاک پہ رحمت فرما
ہائے! بدمست گناہوں میں ہوئے اہلِ وطن
یاخدا! سب کو عطا نیک ہدایت فرما
بچہ بچہ ہو نمازی مرے پاکستاں کا
اور عطا جذبۂ پابندیِ سُنّت فرما
شکر صَد شکر غلامی سے ملی آزادی
پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ آزادی کیسے منائیں؟

آج سے پانچویں دِن یومِ آزادی ہے، سب جانتے ہیں جشنِ آزادی پر ہمارے ہی مُعَاشرے میں کیاماحَول ہوتا ہے۔ میوزک بجتا ہے، شور وغُل ہوتا ہے، اَوباش لڑکے وَن ویلنگ (*One Wheeling*) کرتے ہیں، سڑکوں پر اُودھم مچایا جاتا ہے۔ کیا 14 اگست ان

[1]... وسائلِ فردوس، صفحہ: 12و13 ملتقطاً۔

بے ہودگیوں کا دِن ہے؟ آپ کو معلوم ہے 14 اگست کونسا دِن ہے؟ یہ وہ دِن ہے جس دِن مسلمانوں نے آزادی حاصِل کرنے کے لئے جانوں کا نذرانہ دیا تھا، ایک اندازے کے مطابق جب پاکستان بنا، **اس وقت 30 لاکھ مسلمان شہید ہوئے تھے۔**[1]

شہید تم سے یہ کہہ رہے ہیں، لہو ہمارا بُھلا نہ دینا
قسم ہے تم کو اے سرفروشو! لہو ہمارا بُھلا نہ دینا
وُضو ہم اپنے لہو میں کر کے خُدا کے ہاں سُرخرُو ہیں ٹھہرے
ہم عہد اپنا نباہ چلے ہیں، تم عہد اپنا بُھلا نہ دینا

اے عاشقانِ رسول! 14 اگست اِن شہیدوں کی برسی کا دِن ہے، بَرسی کے دِن میوزک نہیں بجایا جاتا، قرآنِ کریم پڑھ کر، روزے رکھ کر، فاتحہ خوانی کر کے اپنے شہیدوں کو، فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ 14 اگست کو عِبادَت کیجئے، شکرانے کے نفل پڑھیئے اور پاکستان کے لئے شہید ہونے والے عاشقانِ رسول کو ایصالِ ثواب کیجئے۔

ہم سُن چکے ہیں کہ بنی اسرائیل کو فِرعَون سے آزادی ملی، جب یہ آزادی ملی تو اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ دِن کیسے منایا تھا؟ **حدیثِ پاک** میں ہے: مدینۂ پاک کے یہود 10 محرم کو روزہ رکھتے تھے، پوچھنے پر انہوں نے بتایا، اس دِن بنی اسرائیل کو فِرعَون سے نجات ملی تھی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس شکرانے میں روزہ رکھا تھا، اسی لئے ہم 10 محرم کو روزہ رکھتے ہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے جشنِ آزادی منانے کا اَصل طریقۂ کار۔ اللہ پاک ہم سب کو

---

1 ... تخلیقِ پاکستان میں علماءِ اہلسُنّت کا کردار، صفحہ: 150۔ جمعیت اشاعت اہل سنت

2 ... بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، صفحہ: 524، حدیث: 2004۔

ہدایت نصیب فرمائے، شیطان کی غُلامی سے، نَفْس کی غُلامی سے نجات عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

یاخُدا! پاک وطن کی تُو حِفاظت فرما
فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما

اس کو تُو قلعۂ اسلام بنا دے یارَبّ!
مرے پیارے وَطنِ پاک پہ رحمت فرما

آج ہے امن وطن کا مرے پارہ پارہ
پھر مہیا مرے مولیٰ! اسے راحت فرما

ہائے بدمست گناہوں میں ہوئے اہلِ وطن
یاخُدا! سب کو عطا نیک ہدایت فرما

بچہ بچہ ہو نمازی مرے پاکستاں کا
اور عطا جذبۂ پابندیٔ سُنّت فرما[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافلے میں سفر کیجئے!

اَلْحَمْدُ لله! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** بھی جشنِ آزادی مَناتی ہے مگر دعوتِ اسلامی کا انداز نِرالا ہے، اَلْحَمْدُ لله! ❁ جشنِ آزادی کے موقع پر مَدَنی قافلے سَفَر کرتے ہیں، ہزاروں عاشقانِ رسول مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرکے شہر شہر، گاؤں گاؤں جاکر دِین کی ❁ قرآن وسُنّت کی تبلیغ کرتے ہیں ❁ خود بھی نمازیں پڑھتے ہیں ❁ دوسروں کو بھی نمازوں کی دعوت دے کر مسجد میں لانے کی کوشش کرتے ہیں ❁ قرآنِ کریم کا، سُنّتوں کا فیضان عام کرتے ہیں ❁ عشقِ رسول کی شمع دِلوں میں روشن کرنے کی کامیاب کوشش ہوتی ہے ❁ یُوں عاشقانِ رسول دین سیکھ کر، دوسروں کو سکھا کر حقیقی غُلامانِ مصطفےٰ بننے کی کوشش کرتے اور دوسروں کو بھی اسی راہ کا مُسَافِر بناتے ہیں۔

---

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ: 12 و 13 ملتقطًا۔

اے عاشقانِ رسول! 14 اگست کو سرکاری چھٹی ہوتی ہے، آپ بھی ذہن بنایئے، حقیقی غُلامِ رسول بننے کے لئے، تحریکِ آزادی کے شہیدوں کے اِیصالِ ثواب کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کیجئے اور آزادی کی نعمت کا شکر ادا کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

فیضانِ حدیث موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن بنام **فیضانِ حدیث** (***Faizan e Hadees***) متعارف کروائی گئی ہے۔ اس ایپلی کیشن میں آپ کو حدیث پاک کی مشہور کتابیں مثلاً ❁ مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح اور اس کی اُردو شرح مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح ❁ الْأَربَعِیْنِ النّوویَّۃ اردو ترجمہ وشرح کے ساتھ ❁ رِیاضُ الصَّالِحِین اردو ترجمہ وشرح کے ساتھ ❁ أَربَعِیْنِ حَنَفِیَّہ (اردو) ❁ اور مُنْتَخَب اَحَادِیث (اردو) شامِل کی گئی ہیں ❁ اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ اَحادیثِ کریمہ کو کتابی صُورت میں (یعنی جلدوں کے اعتبار سے) بھی پڑھ سکتے ہیں اور مختلف موضوعات کے اعتبار سے اپنے مطلوبہ موضوع کا بھی مطالعہ کرسکتے ہیں ❁ سرچ آپشن کی مدد سے اَحادیثِ مبارکہ سرچ بھی کی جاسکتی ہیں ❁ حدیثِ پاک کا عربی متن اعراب کے ساتھ اور اعراب کے بغیر، دونوں طرح دیکھنے کی سہولت رکھی گئی ہے ❁ مطالعہ کے نوٹس محفوظ کرنے کیلئے پسندیدہ اَحادیث کو ***Favorite*** کرنے کا آپشن بھی دیا گیا ہے ❁ مختلف فاؤنٹس اور احادیث شیئرنگ کی سہولت بھی دی گئی ہے۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کیجئے! خود بھی حدیثِ پاک کا فیضان لوٹیے! اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: تَصْوِیر والا کپڑا پہننا جائز نہیں، گُناہ ہے۔

وضاحت: 14 اگست آرہی ہے، عموماً اس موقع پر لوگ تَصاوِیر والے لباس پہنتے بھی ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پہناتے ہیں بلکہ اب تو عام رواج ہو گیا، عام طَور پر بھی تَصوِیْر والی شرٹیں پہنی جاتی ہیں۔ یاد رکھ لیجئے! لباس پر جاندار کی تَصْوِیر بنی ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے کھڑے دیکھیں تو اعضاء واضح نظر آئیں، ایسی تصویر والا لباس پہننا جائِز نہیں ہے۔ **اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:** کسی جاندار کی تصویر جس میں اُس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی (یعنی واضح) ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی **تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا سب ناجائز ہے** اور اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے یعنی ایسی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی بَرکات (وظیفہ)

یَا مُؤَخِّرُ (اے پیچھے کرنے مثلاً دشمنوں کو دھتکارنے والے)

---

1 ...فتاوٰی رضویہ، جلد:24، صفحہ:567۔

جو شخص کسی بھی نماز کے بعد یَا مُؤَخِّرُ 100 بار پڑھے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! اُس کا دِل اللہ پاک کی محبّت اور یاد میں رہے گا۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

1 …مَدَنی پنج سورہ، صفحہ:259۔